اعلیٰ حضرت مجددِ دین وملت امامِ اہلسنّت شاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کے اِرشادات کا مجموعہ

مُسَمّٰی بنامِ تاریخی

اَلمَلفُوظ (مکمل 4 حصے)

۱۳۳۸ھ

معروف بہ

ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

﴿مع تخریج وتسہیل﴾

مؤلّف:

شہزادۂ اعلیٰحضرت تاجدارِ اہلسنّت مفتیٔ اعظم ہند

حضرتِ علامہ مولانا محمد مصطفٰی رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن

پیش کش

مجلس المدینة العلمیة (دعوتِ اسلامی)

ناشِر

مکتبۃُ المدینہ بابُ المدینہ کراچی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم ط

نام کتاب: **الملفوظ**

پیش کش: مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیّۃ

سنِ طباعت: 12 جُمادَی الْاُخریٰ 1430ھ، بمطابق 5 جون 2009ء

قیمت:

ناشر: **مکتبۃُ المدینہ** فیضانِ مدینہ محلّہ سوداگران پرانی سبزی منڈی باب المدینہ (کراچی)

E.mail:ilmia26@dawateislami.net
E.mail.maktaba@dawateislami.net

Ph:4921389-90-91 Ext:1268

توکُّل کی تعریف

اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ **امام اَحمد رضا خان** علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: توکُّل ترکِ اسباب کا نام نہیں بلکہ اعتماد علی الاسباب کا ترک ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ٢٤ ص٣٧٩) **یعنی** اسباب ہی کی چھوڑ کر دینا توکُّل نہیں ہے توکُّل تو یہ ہے کہ اسباب پر بھروسہ نہ کرے۔

اپنی شیطَنَت (یعنی برائی) پر قائم رہے۔ امیر المؤمنین (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے اُن کے قتل کا حکم فرمایا۔ امام حسن و امام حسین اور دیگر اکابر رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو ان کے قتل میں تأمّل ہوا (یعنی جھجک محسوس ہوئی) کہ یہ قوم رات بھر تہجد اور دن رات تلاوت میں بسر کرتی ہے ہم کیونکر اِن پر تلوار اٹھائیں مگر امیر المؤمنین (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو تو حضور عالِمِ مَاکَانَ وَمَایَکُوْنُ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (یعنی ماضی اور مستقبل کا حال جاننے والے) نے **خبر** دے دی تھی کہ نماز روزہ وغیرہ ظاہری اعمال کے بَشِدَّت پابند ہوں گے، باایں ہمہ (یعنی ان سب کے باوجود) دین سے ایسا نکل جائیں گے جیسے تیر نشانے سے، قرآن پڑھیں گے مگر ان کے گلوں سے نیچے نہیں اُترے گا۔

(ملخصاً، جامع ترمذی، کتاب الفتن، باب فی صفة المارقة، الحدیث ۲۱۹۵، ج٤، ص ۸۰)

امیر المؤمنین (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے حکم سے لشکر اُن کے قتل پر مجبور ہوا، عین معرکے میں خبر آئی کہ وہ نہر کے اس پار اُتر گئے۔ امیر المؤمنین (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے فرمایا: **واللہ** اِن میں سے دس اُس پار نہ جانے پائیں گے، سب اِسی طرف قتل ہوں گے۔ جب سب قتل ہو چکے امیر المؤمنین (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے لوگوں کے دلوں سے اُن کے تقویٰ وطہارت وتہجد وتلاوت کا وہ خدشہ دفع (یعنی دُور) کرنے کے لئے فرمایا: ''تلاش کرو، اگر اِن میں ذُوالثُّدَیہ (یعنی پستان والا) پایا جائے تو تم نے بدترین اہلِ زمین کو قتل کیا، اور اگر وہ نہ ہو تو تم نے بہترین اہلِ زمین کو قتل کیا۔'' تلاش کیا گیا، لاشوں کے نیچے نکلا جس کا ایک ہاتھ پستانِ زَن کے مشابہ تھا۔ امیر المؤمنین (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے تکبیر کہی اور حمدِ الٰہی (عَزَّوَجَلَّ) بجالائے اور لشکر کے دل کا شبہ اِس غیب کی خبر بتانے اور مطابق آنے سے زائل ہو گیا۔ کسی نے کہا: ''حمد ہے اسے جس نے ان کی نجاست سے زمین کو پاک کیا۔'' امیر المؤمنین (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے فرمایا کہ کیا سمجھتے ہو کہ یہ لوگ ختم ہو گئے؟ ہرگز نہیں، اِن میں سے کچھ ماں کے پیٹ میں ہیں کچھ باپ کی پیٹھ میں۔ جب ان میں سے ایک گروہ ہلاک ہو گا دوسرا سر اٹھائے گا۔

(ملخصاً، الخصائص الکبری، باب اخباره علیه السلام بالخوارج، ج ۲، ص ۲۵۰)

حَتّٰی یَخْرُجَ آخِرُھُمْ مَعَ الدَّجَّالِ — یہاں تک کہ ان کا پچھلا گروہ دجال کے ساتھ نکلے گا۔

(ملخصاً، مسند امام احمد، مسند البصریین، حدیث ۱۹۸۲۹، ج۷، ص۱۸۹)

وہابیہ کی علامتیں

یہی وہ فرقہ ہے کہ ہر زمانے میں نئے رنگ نئے نام سے ظاہر ہوتا رہا اور اب اخیر وقت میں وہابیہ کے نام سے پیدا

ہوا، اِن کی جو جو علامتیں صحیح حدیثوں میں ارشاد فرمائی ہیں سب اِن میں موجود ہیں۔

تُحَقِّرُوْنَ صَلَاتَکُمْ مَعَ صَلَاتِھِمْ وَصِیَامَکُمْ — تم اُن کی نماز کے آگے اپنی نماز کو حقیر جانو گے اور اُن کے روزوں

مَعَ صِیَامِھِمْ وَاَعْمَالَکُمْ مَعَ اَعْمَالِھِمْ — کے آگے اپنے روزوں کو اور اُن کے اعمال کے آگے اپنے اعمال کو۔

(مؤطا امام مالك، كتاب القران، باب ماجاء فى القران، حديث۴۸۷، ج۱، ۱۹۵)

یَقْرَءُ وْنَ الْقُرْاٰنَ لَاتُجَاوِزُ طَرَاقِیَھُمْ — قرآن پڑھیں گے ان کے گلوں سے نیچے نہیں اترے گا۔

یَقُوْلُوْنَ مِنْ قَوْلِ خَیْرِ الْبَرِیَّۃِ "بظاہر وہ بات کہیں گے کہ سب کی باتوں سے اچھی معلوم ہو یا "مِنْ قَوْلِ خَیْرِالْبَرِیَّۃِ" بات بات پر حدیث کا نام لیں گے۔ (جامع ترمذى، كتاب الفتن، باب فى صفة المارقة، الحديث ۲۱۹۵، ج۴، ص ۸۰)

اور حال یہ ہوگا کہ

یَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّیْنِ کَمَا یَمْرُقُ السَّھْمُ مِنَ الرَّمِیَّۃِ — دین سے نکل جائیں گے جیسے تیر نشانہ سے۔

"سِیْمَاھُمُ التَّحْلِیْقُ" ان کی علامت یہ ہے کہ اُن میں سے اکثر سرمونڈے۔ (مسند امام احمد، مسند البصريين، حديث ۱۹۸۰۴، ج۷، ص ۱۸۳)

"مُشَمِّرِی الْاُزُرِ" گُھٹنی ازاروں والے۔

اِن کے پیشوا ابنِ عبدالوہاب نجدی کو سرمُنڈانے میں یہاں تک غُلُوّ (یعنی اصرار) تھا کہ عورت اُس کے دینِ ناپاک میں داخل ہوتی اُس کا بھی سر منڈا دیتا کہ یہ زمانۂ کفر کے بال ہیں اِنہیں دور کر۔ یہاں تک کہ ایک عورت نے کہا جو مرد تمہارے دین میں آتے ہیں اُن کی داڑھیاں منڈوایا کرو کہ وہ بھی تو زمانۂ کفر کے بال ہیں، اس وقت سے باز آیا، اور اب وہابیہ کو دیکھئے ان میں اکثر وہی سرمنڈانے اور گُھٹنے پائنچے والے ہیں۔

گُستاخِ رسول

﴿اسی سلسلے میں ارشاد فرمایا﴾ کہ غزوۂ حُنین میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو غنائم (غنیمت کی جمع) تقسیم فرمائے اس پر ایک وہابی نے کہا کہ میں اس تقسیم میں **عدل** (یعنی انصاف) نہیں پاتا کیونکہ کسی کو زیادہ کسی کو کم عطا فرمایا۔ اس پر فاروقِ اعظم (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے عرض کیا کہ یارسول اللہ (عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) اجازت دیجئے کہ میں اِس **منافق کی گردن ماردوں**۔ فرمایا کہ اسے رہنے دے کہ اس کی **نسل** سے ایسے ایسے لوگ پیدا ہونے والے ہیں۔ ﴿وہابیہ کی طرف اشارہ فرمایا﴾

اُس سے فرمایا: افسوس اگر میں تجھ پر عدل نہ کروں تو کون عدل کرے گا، اور فرمایا **اللّٰہ** (عَزَّوَجَلَّ) رحم فرمائے میرے بھائی موسیٰ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) پر کہ اِس سے زائد ایذا دیئے گئے۔

(صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ، باب ذکر الخوارج و صفاتھم، الحدیث ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ص ۵۳۱)

سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سخاوت

علما فرماتے ہیں: حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایک اُس دن کی عطا سخی بادشاہوں کی عمر بھر کی داد و دِہش (یعنی سخاوت و بخشش) سے زائد تھی، جنگل غنائم سے بھرے ہوئے ہیں اور حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم) عطا فرما رہے ہیں اور مانگنے والے ہجوم کرتے چلے آتے ہیں اور حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم) پیچھے ہٹتے جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ جب سب اَموال تقسیم ہو لئے ایک اَعرابی (یعنی عرب کے دیہات میں رہنے والے) نے رِدائے مبارک (یعنی چادر مبارک) بدنِ اقدس پر سے کھینچ لی کہ شانہ و پشتِ مبارک پر اس کا **نشان** بن گیا، اس پر اِتنا فرمایا: اے لوگو! جلدی نہ کرو، واللہ کہ تم مجھ کو کسی وقت **بخیل** نہ پاؤ گے۔ (ملتقطاً، صحیح البخاری، کتاب الجھاد و السیر، باب الشجاعۃ فی الحرب......الخ، الحدیث ۲۸۲۱، ج۲، ص ۲۶۰)

حق ہے، اے مالکِ عرش (عَزَّوَجَلَّ) کے نائبِ اکبر! قسم ہے اس کی جس نے حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم) کو حق کے ساتھ بھیجا کہ دونوں جہان کی نعمتیں حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم) ہی کی عطا ہیں۔ دونوں جہان حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم) کی عطا سے ایک حصہ ہیں۔

فَاِنَّ مِنْ جُوْدِكَ الدُّنْيَا وَضَرَّتَهَا

وَمِنْ عُلُوْمِكَ عِلْمَ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ

بے شک دنیا و آخرت حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم) کی بخشش سے ایک حصہ ہیں اور لوح و قلم کے تمام علومِ "مَا كَانَ وَمَا يَكُوْن" (یعنی گزشتہ و آیندہ) حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم) کے علوم سے ایک ٹکڑا۔ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْكَ وَسَلَّمَ وَعَلٰى اٰلِكَ وَصَحْبِكَ وَبَارَكَ وَكَرَّمَ

نمازی کا قتل

ایک روز بارگاہِ رسالت (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم) میں صحابۂ کرام (علیہم الرضوان) حاضر ہیں، ایک شخص آیا، اور کنارۂ مجلسِ اقدس پر کھڑے ہو کر مسجد میں چلا گیا؟ ارشاد فرمایا کہ کون ہے کہ اسے **قتل** کرے۔ صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ اٹھے اور جا کر دیکھا وہ نہایت خشوع و خضوع سے **نماز** پڑھ رہا ہے۔ صدیقِ اکبر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کا ہاتھ نہ اٹھا کہ ایسے نمازی کو عین نماز کی

حالت میں **قتل** کریں۔ واپس حاضر ہوئے اور سب ماجرا عرض کیا۔ ارشاد فرمایا کہ کون ہے کہ اسے **قتل** کرے؟ فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اٹھے اور انہیں بھی وہی واقعہ پیش آیا۔ **حضور** (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) نے پھر ارشاد فرمایا: "کون ہے کہ اسے **قتل** کرے؟" مولیٰ علی (کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم) اٹھے اور عرض کی کہ یارسولَ اللہ (عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) میں۔ فرمایا ہاں تم، اگر تمہیں ملے مگر تم اُسے نہ پاؤ گے۔ یہی ہوا مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب تک جائیں وہ نماز پڑھ کر چلتا ہوا۔ ارشاد فرمایا: **"اگر تم اسے قتل کردیتے تو اُمت پر سے بڑا فتنہ اٹھ جاتا۔"**

(ملتقطاً، مسند امام احمد بن حنبل، مسند ابو سعید، الحدیث ۱۱۱۱۸، ج٤، ص ۳۳)

یہ تھا وہابیہ کا باپ جس کی ظاہری ومعنوی نسل آج دنیا کو گندہ کررہی ہے۔ اس نے **مجلسِ اقدس** کے کنارے پر کھڑے ہوکر ایک نگاہ سب پر کی اور دل میں یہ کہتا ہوا چلا گیا تھا کہ مجھ جیسا ان میں ایک بھی نہیں، یہ **غرور** تھا اس **خبیث** کو اپنی نماز وتقدُّس (یعنی پرہیزگاری) پر اور نہ جانا کہ نماز ہو یا کوئی عملِ صالح وہ سب اس سرکار (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) کی غلامی وبندگی کی فرع ہے جب تک اُن کا **غلام** نہ ہولے کوئی بندگی کام نہیں دے سکتی، (یعنی حضور جانِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کی غلامی مثلِ "جڑ" ہے اور اَعمالِ صالحہ مثلِ "شاخ"، اور پُر ظاہر کہ شاخ بغیر جڑ کے محض باطل وبیکار۔)

تعظیمِ رسُول

ولہٰذا قرآنِ عظیم میں اِن کی تعظیم کو اپنی عبادت سے مُقدَّم رکھا کہ فرمایا:

لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ تُعَزِّرُوْهُ	تاکہ تم ایمان لاؤ **اللہ** ورسول پر اور رسول کی تعظیم وتوقیر کرو،
وَ تُوَقِّرُوْهُؕ وَ تُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّ اَصِیْلًا ○	اور صبح وشام **اللہ** کی پاکی بولو یعنی نماز پڑھو۔

(پ ۲٦، الفتح: ۹)

تو سب میں مقدم **ایمان** ہے کہ بے اس کے **تعظیمِ رسول** مقبول نہیں، اس کے بعد تعظیمِ رسول ہے کہ بے اسکے **نماز** اور کوئی **عبادت** مقبول نہیں، یوں تو عبداللہ تمام جہان ہے مگر سچا عبداللہ وہ ہے جو عبدِ مصطفٰے (یعنی غلامِ مصطفٰے) ہے ورنہ عبدِ شیطان ہوگا۔ اَلْعِیَاذُ بِاللّٰہ تَعَالٰی